VFAST Transactions on Islamic Research
http://vfast.org/journals/index.php/VTIR@ 2022, ISSN(e): 2309-6519, ISSN(p): 2411-6327
Volume 10, Number 3, July-September, 2022 pp: 23-29

The use of load speakers in Pakistan, an analytical study in perspective of noise pollution

پاکستان میں لاؤڈ سپیکر کا استعمال، صوتی آلودگی کے تناظر میں ایک تنقیدی جائزہ

Dr. Raja Majid Moazzam and Syed Mudassar Ali Gardezi

University of Kotly, Azad Kashmir
*Corresponding author email: mudassarali@uokajk.edu.pk

ABSTRACT

Every Muslim says five-time prayer in a day. The prayer can be said in home, but Islamic teachings focus the Muslims to say prayer in mosque with Jamaat. For jamaat prayer it should be Azan and Eqama. Nowadays Azan done by load speakers, and there are many mosques in one street, so when the Azan start in every mosque the atmosphere will become strange. Beside the Azan there are also many uses of loudspeakers in Pakistani community such as Spiritual Gatherings like Mahafils and Bayanat, Political Gatherings, Night Shows, for Advertisements, Special Events and so on. In this paper, an attempt will be made to examine the various aspects of noise pollution in the light of Pakistani society.

KEYWORDS

Four to six keywords separated by comma

JOURNAL INFO
HISTORY: August 10, 2022 Accepted: September 27, 2022 Published: September 30, 2022

تمہید:

مسلمانوں پر دن میں پانچ وقت کی نماز ادا کرنا فرض ہے۔ نماز کی ادائیگی گھر میں انفرادی طور پر بھی ہو سکتی ہے لیکن دین اسلام نے مسجد میں باجماعت نماز ادا کرنے پر زور دیا ہے۔ باجماعت نماز کے لیے ضروری ہے کہ اذان اور اقامت کا اہتمام کیا جائے۔ اذان دراصل ایک بلاوہ ہے کہ نماز کا وقت ہو گیا لہذا باجماعت نماز کے لیے مسجد حاضر ہو جائیں۔ آج کے جدید دور میں اذان کے لیے لاؤڈ سپیکر کا استعمال کیا جاتا ہے، مگر ایک ہی محلے میں مساجد کی تعداد اتنی زیادہ ہو گئی ہے کہ جب مختلف مساجد میں اذانیں ہوتی ہیں تو ایک عجیب سا سماں بن جاتا ہے۔ اس پر مستزاد جب مختلف مساجد میں لاؤڈ سپیکر پر تلاوت، حمد، نعت، ذکر واذکار، خطبہ اور تقاریر ہوتی ہیں تو محلے کے بزرگ شہری اور بیمار لوگ شدید ذہنی اذیت سے دوچار ہو جاتے ہیں۔ جب اس حوالے سے مساجد کے ذمہ داران سے بات کی جائے تو وہ یہ جواب دیتے ہیں کہ ہم تو قال اللہ اور قال رسول کی بات کرتے ہیں، اگر کوئی اس سے تنگ ہوتا ہے تو ہو جائے ہمیں اس کی کوئی پرواہ نہیں ہے۔ ان حالات میں ضرورت اس امر کی ہے کہ یہ واضح کیا جائے کہ مساجد میں لاؤڈ سپیکر کا استعمال کس حد تک ضروری ہے؟ کیا یہ سپیکر صوتی آلودگی کا سبب بنتے ہیں؟ مساجد میں لاؤڈ سپیکر کن مقاصد کے لیے استعمال کیا جا رہا ہے اور کیا مقاصد پیش نظر ہونے چاہیئے؟ محلے کی مختلف مساجد میں اذان کے نظام کو کس طرح بہتر کیا جا سکتا ہے؟ اقامت الصلوۃ کا نظام کیسے قائم کیا جائے؟ اسی طرح عام روزمرہ استعمال میں ہم دیکھتے ہیں کہ لاوڈا سپیکر دیگر مقاصد کیلئے بھی استعمال ہوتا ہے جن میں سیاسی جلسوں وجلوسوں میں، دیگر حکومتی پروگرامات میں، شادی بیاہ کی تقاریب میں یا دیگر پروگرامات کی تشہیر کے لئے، آیا ان مقاصد کیلئے اس کا استعمال کس حد تک صوتی آلودگی کا باعث بنتا ہے؟ ان سب سوالات کا تشفی جواب مقالہ ہذا میں دیا جائے گا۔

صوتی آلودگی کیا ہے؟

ہمارے کان ایک حد تک آواز سن سکتے ہیں اور برداشت بھی کر سکتے ہیں، جب یہی آواز مخصوص حد سے تجاوز کر جاتی ہے تو قوت سماعت پر برا اثر پڑتا ہے اور انسان ذہنی اذیت سے دوچار ہو جاتا ہے۔ اسی طرح جب کوئی بھی آواز تکرار کے ساتھ اور حد سے زیادہ کانوں میں پڑتی رہے تو انسان مختلف بیماریوں کا شکار ہو جاتا ہے۔ اسی کو ہم صوتی

This work is licensed under a Creative Commons Attribution 3.0 License.

آلودگی، شور کی آلودگی یا نائیس پولیشن کہتے ہیں۔ شور اور آواز کے لیول ناپنے کے لیے ساؤنڈ لیول کا استعمال کیا جاتا ہے۔ اس کی پیائش ڈیسی بل (dB,decibel) میں کی جاتی ہے۔ اس آلے کی کم از کم حد صفر ڈیسی بل ہوتی ہے اور زیادہ سے زیادہ 150 ڈیسی بل ہے۔ صفر سے دس ڈیسی بلز کی آوازیں اتنی ہلکی ہوتی ہیں کہ عام انسان اسے سن نہیں سکتا۔ 20 ڈیسی بل آواز ایک سرگوشی سے پیدا ہوتی ہے۔ 40 ڈیسی بل آواز ایک پرسکون دفتر میں ہو سکتی ہے۔ 60 ڈیسی بل آواز عام گفتگو سے پیدا ہو سکتی ہے۔ 80 ڈیسی بل سے اوپر آواز انسانی سماعت کے لیے تکلیف دہ ہوتی ہے۔[1]

لاؤڈ سپیکر اور صوتی آلودگی:

کارخانے، بے ہنگم ٹریفک اور ہارن کی آواز، صنعتی یونٹ، لاؤڈ میوزک، جہازوں اور ریل گاڑیوں کا شور یہ سب صوتی آلودگی میں اضافہ کرتے ہیں۔ صوتی آلودگی میں لاؤڈ سپیکر کتنا اضافہ کرتا ہے، اس کے لیے ہمیں لاؤڈ سپیکر کی آواز کا تجزیہ کرنا پڑے گا۔ عمومی طور پر لاؤڈ سپیکر کی آواز 70 ڈیسی بل سے شروع ہوتی ہے اور 120 ڈیسی بل تک جاتی ہے۔ بعض اوقات 145 تک بھی پہنچ جاتی ہے۔ اگر آپ لاؤڈ سپیکر کے بلکل قریب ہیں تو یہ آواز بہت زیادہ ہوگی اور اگر آپ دور ہیں تو یہ آواز کم ہوتی جائے گی۔

مساجد میں اذان اور لاؤڈ سپیکر کا پس منظر:

نبی اکرم ﷺ نے مکہ سے مدینہ ہجرت کے بعد سب سے پہلا کام جو کیا وہ مسجد کی تعمیر تھی۔ اس کا مقصد یہ تھا کہ تمام مسلمانوں کو ایک اجتماعیت میں جمع کیا جائے اور ان کی تعلیم وتربیت کا اہتمام کیا جائے۔ اجتماعیت اور تعلیم وتربیت کا آغاز باجماعت نماز سے ہوتا ہے۔ لہذا ضرورت محسوس ہوئی کہ باجماعت نماز میں شرکت کے لیے عام اطلاع کا کوئی طریقہ تجویز کیا جائے، تاکہ سب لوگ ایک وقت میں جماعت کی نماز میں شریک ہو سکیں اور کوئی آدمی جماعت کی نماز سے محروم نہ ہو۔ چنانچہ نبی اکرم ﷺ نے اس حوالے سے مشورہ طلب کیا کہ نماز کے لئے لوگوں کو کیسے جمع کیا جائے؟ کسی نے کہا کہ نماز کے وقت ایک جھنڈا بلند کر دیا جائے جو اس کو دیکھے گا وہ دوسرے کو خبر کر دے گا لیکن یہ تجویز آپ ﷺ کو پسند نہ آئی۔ کسی نے کہا کہ ایک نرسنگھا بنوا لیجئے، جیسے یہودیوں کے یہاں ہوتا ہے۔ آپ ﷺ نے اس کو بھی پسند نہ کیا اور فرمایا یہ تو یہودیوں کا طریقہ ہے۔ پھر آپ ﷺ سے ناقوس کا ذکر کیا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: یہ نصاری کا طریقہ ہے۔ چنانچہ اس غور وفکر میں مجلس ختم ہوگئی۔ باقی صحابہ کی طرح حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ گھر واپس ہو گئے لیکن وہ اس فکر میں رہے جس میں نبی اکرم ﷺ تھے۔ پس خواب میں ان کو اذان سنادی گئی۔ اگلے دن صبح کو انہوں نے نبی ﷺ کو اپنے خواب سے باخبر کیا اور کہا یا رسول اللہ ﷺ میں خواب اور بیداری کی سی حالت میں تھا۔ ایک شخص آیا اور اس نے مجھے اذان سکھائی۔ راوی کہتے ہیں کہ عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ بھی اس سے پہلے اذان کو خواب میں دیکھ چکے تھے، پھر بیس دن تک وہ چھپائے رہے اور حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ کے بعد اپنا خواب نبی ﷺ سے بیان کیا۔ آپ ﷺ نے پوچھا: تمہیں خواب بیان کرنے سے کس چیز نے روک رکھا تھا؟ انہوں نے جواب دیا کہ عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ نے مجھ سے پہلے خواب بیان کر دیا، اس لئے اس کے بعد بیان کرنے میں مجھے شرم محسوس ہوئی۔ تب آپ ﷺ نے فرمایا: اے بلال رضی اللہ عنہ اٹھو اور جس طرح عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ بتاتے جائیں تم اس طرح کرتے جاؤ۔ پس حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے اذان دی۔[2]

اذان کا سلسلہ جو حضرت بلال رضی اللہ عنہ کی پہلی اذان سے شروع ہوا تھا وہ آج تک قائم ودائم ہے۔ پوری دنیا میں جس جگہ بھی مسلمان آباد ہیں وہاں اذان واقامت ہوتی ہے اور باجماعت نماز کا اہتمام ہوتا ہے۔ اذان آغاز سے لے کر بیسویں صدی کے وسط تک کسی بلند جگہ بھی دی جاتی رہی۔ مساجد کے مینار بھی اسی مقاصد کے لیے بنائے جاتے تھے کہ مؤذن کی آواز دور دور تک پہنچ جائے۔ لیکن بیسویں صدی کے وسط میں جب لاؤڈ سپیکر ایجاد ہوا تو مذہبی علماء اور فقہاء کے درمیان اختلاف شروع ہو گیا کہ لاؤڈ سپیکر کو اذان واقامت اور نماز کے لیے استعمال کیا جائے کہ نہیں۔[3] طویل بحث ومباحثہ کے بعد جب لاؤڈ سپیکر کے بارے میں واضح ہو گیا کہ یہ دراصل بولنے والے کی ہی آواز ہوتی ہے تو تمام علماء نے اس کا استعمال جائز قرار دے دیا۔[4]

عصر حاضر میں مسلم ممالک میں لاؤڈ سپیکر پر اذان ہوتی ہے جبکہ غیر مسلم ممالک میں اندرونی مائیک استعمال کیے جاتے ہیں۔ آمدورفت کے جدید ذرائع کی وجہ سے آج کی دنیا عالمی گاؤں (گلوبل ویلج) بن چکی ہے۔ کوئی بھی ملک کسی دوسرے ملک کے تعاون کے بغیر ترقی کی رہ پر گامزن نہیں ہو سکتا۔ یہی وجہ ہے کہ تمام مسلم ممالک کے غیر مسلم ممالک کے ساتھ تعلقات کافی حد تک بہتر ہیں اور دو طرفہ آمدورفت بہت زیادہ ہے۔ مسلم ممالک کے بہت سے لوگ غیر مسلم ممالک میں روزگار اور دیگر امور کے لیے شفٹ

ہو چکے ہیں۔اسی طرح غیر مسلم لوگ بھی مسلم ممالک میں قیام پذیر ہیں۔اس کے علاوہ بہت سے غیر مسلم لوگ سیر وسیاحت کے لیے بھی مسلم ممالک کارخ کرتے ہیں۔آج کی دنیامیں سیر وسیاحت ایک صنعت کی حیثیت اختیار کر گئی ہے۔ مگر مسلم ممالک میں جہاں اور بہت سے مسائل ہیں وہاں صوتی آلودگی بھی روز بہ روز بڑھ رہی ہے۔اوراس حوالے سے حکومتی سطح پر کوئی بھی اقدامات نہیں کیے جارہے۔ صوتی آلودگی میں اضافے کی ایک وجہ غیر ضروری لاؤڈ سپیکر کا استعمال بھی ہے۔اگر تھوڑی سی منظم کوشش کی جائے تو اس پر قابو پایا جاسکتا ہے۔

پاکستانی مساجد میں لاؤڈ سپیکر کا استعمال:

پاکستانی مساجد میں لاؤڈ سپیکر کا استعمال مختلف مقاصد کے لیے ہوتا ہے۔ان کی تفصیل درج ذیل ہے:

اذان: دن میں پانچ وقت باجماعت نماز کی ادائیگی کے لیے اذان دی جاتی ہے۔ایک اذان تین سے چار منٹ میں مکمل ہوتی ہے۔ لیکن ہمارے معاشرے میں چونکہ مختلف مساجد میں نماز کے اوقات مختلف ہوتے ہیں۔کچھ مساجد میں نمازیں پہلے وقت میں پڑی جاتی ہیں اور کچھ میں تاخیر سے۔یوں ایک نماز کے لیے اذان کا سلسلہ ایک سے دو گھنٹے تک جاری رہتا ہے۔ مثلاً نماز ظہر کی اذان بعض مساجد میں ساڑھے بارہ ہو جاتی ہے اور پندرہ منٹ بعد جماعت کھڑی ہوتی ہے۔اسی طرح بعض مساجد میں ایک بجے جماعت، بعض میں سوا ایک، بعض میں ڈیڑھ بجے، بعض میں پونے دو اور بعض میں دو بجے بھی نماز ادا ہوتی ہے۔یوں نماز ظہر کی اذان کا سلسلہ جو ساڑھے بارہ بجے شروع ہوا تھا وہ پونے دو بجے جا کر اختتام پذیر ہوتا ہے۔اسی طرح نماز عصر کی اذانیں تین بجے سے پانچ بجے تک چلتی رہتی ہیں۔ مغرب کی اذانیں تقریباً ایک وقت میں ہوتی ہیں۔ نماز عشاء کی اذانیں سات بجے سے ساڑھے آٹھ بجے تک اور نماز فجر کی صبح چار بجے سے پانچ بجے تک ہوتی رہتی ہیں۔ گرمیوں اور سردیوں میں اوقات تبدیل ہوتے رہتے ہیں۔یوں چوبیس گھنٹوں میں سے سات یا آٹھ گھنٹے مختلف مساجد میں مختلف اوقات میں لاؤڈ سپیکر سے اذان ہوتی رہتی ہے۔ یہ بدنظمی محض انتظامی ہے۔اس کو تھوڑی سے کوشش سے بہتر کیا جاسکتا ہے۔وہ اس طرح کہ تمام مساجد میں باجماعت نماز کا وقت ایک ہی رکھا جائے اور شہر یا محلے کی مرکزی مسجد میں لاؤڈ سپیکر پر اذان دی جائے اور مقامی تمام مساجد اذان کے لیے اندرونی سپیکر استعمال کریں۔یوں ایک ہی وقت میں مختلف مساجد سے جو اذانوں کے درمیان تکرار ہوگی وہ بھی ختم ہو جائے گی اور لاؤڈ سپیکر کا کم سے کم استعمال بھی ہوگا۔

درود وسلام: بعض مساجد میں اذان سے پہلے درود وسلام پڑھا جاتا ہے۔ یہ درود ایک سے دو منٹ تک چلتا رہتا ہے۔ بعض مساجد میں تو نماز کے بعد بھی لاؤڈ سپیکر پر درود وسلام کا اہتمام کیا جاتا ہے۔اس حوالے سے بہتر یہ ہے کہ درود وسلام کو بغیر سپیکر کے ہی پڑھا جائے تو اچھا ہے۔ باقی دلوں کا حال اللہ تعالی بہتر جانتے ہیں۔وہ تو شہ رگ سے بھی قریب ہے۔اسے آہستہ پکارا جائے یا اونچی آواز سے وہ ہر ایک کی دعا سن لیتا ہے۔

عوامی اعلانات: مساجد میں عوامی اعلانات کا رجحان بھی بڑھ رہا ہے۔ فوتگی کا اعلان، گم شدگی کا اعلان اور بعض حکومتی اعلانات مساجد کے سپیکر سے کیے جاتے ہیں۔ عمومی طور پر ایک اعلان میں دو سے پانچ منٹ صرف ہوتے ہیں اور ایک ہی اعلان تین تین مرتبہ کیا جاتا ہے۔ سوشل میڈیا کے دور میں مساجد کے لاؤڈ سپیکر کا زیادہ استعمال مناسب نہیں ہے۔ اگر بہت ہی ضروری اعلان ہو تو اسے مختصر کیا جائے اور ایک ہی دفعہ اعلان کیا جائے۔ تکرار کے ساتھ اعلانات مساجد کی بے حرمتی کے مترادف ہے۔ علاوہ ازیں نبی اکرم ﷺ نے بھی گم شدگی کا اعلان مساجد میں کرنے سے منع فرمایا ہے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو شخص کسی کو گم شدہ چیز باآواز بلند ڈھونڈتا ہوا پائے تو کہے اللہ کرے تیری چیز کبھی نہ ملے کیونکہ مسجدیں اس واسطے نہیں بنی ہیں۔[5]

مذہبی اجتماعات: مساجد میں وقتاً فوقتاً مذہبی پروگرامات ہوتے رہتے ہیں۔ محافل حمد ونعت، عید میلاد النبی ﷺ، عشورہ کے اجتماعات، جمعہ کا اجتماع، عیدین کا اجتماع اور تلاوت کے مقابلے وغیرہ مساجد میں منعقد ہوتے ہیں۔ان تمام پروگرامات اور اجتماعات میں لاؤڈ سپیکر کا بھرپور استعمال کیا جاتا ہے۔ لیکن کچھ عرصے سے نیشنل ایکشن پلان[6] نے ماسوائے اذان اور عربی خطبے کے باقی تمام پروگرامات میں لاؤڈ سپیکر کا استعمال ممنوع قرار دیا ہے۔اس کے باوجود بعض مساجد میں مذہبی پروگرامات اور اجتماعات میں لاؤڈ سپیکر کا استعمال کیا جاتا ہے۔ان پروگرامات اور اجتماعات کا دورانیہ ایک گھنٹے سے پانچ گھنٹے تک محیط ہوتا ہے اور اس دوران میں بغیر کسی وقفے سے لاؤڈ سپیکر کا استعمال کیا جاتا ہے۔ حالانکہ پاکستان کے ممتاز علماء نے اس حوالے سے واضح فتوی دیا ہے کہ اذان کے علاوہ باقی پروگراموں میں مسجد کے لاؤڈا سپیکر کی آواز کو مسجد کے حاضرین تک محدود رکھا جائے، باہر والے اسپیکر استعمال نہ کئے جائیں تاکہ باہر جو لوگ آرام میں یا اپنی ذاتی مشغولیت میں ہوں ان کے آرام اور کاموں میں خلل نہ آئے۔[7]

تلاوت، حمد ونعت اور تقاریر کی ریکارڈنگ یا لائیو:

عمومی طور پر محلے کی مساجد میں لاؤڈ سپیکر پر تلاوت اور حمد ونعت کا اہتمام کیا جاتا ہے۔اس کے علاوہ بعض اوقات کسی مذہبی عالم دین کی تقاریر کی ریکارڈنگ بھی لاؤڈ سپیکر پر لگائی جاتی ہے۔ موبائل سے تلاوت اور نعت کی ریکارڈنگ بھی لاؤڈ سپیکر پر عوام کی سنائی جاتی ہے۔ اس کا دورانیہ پانچ سے دس منٹ تک رہتا ہے۔ مساجد سے ملحقہ گھروں میں کوئی بیمار اور بوڑھا شخص ہو تو اسے سخت ذہنی اذیت کا سامنا کرنا پڑتا ہے لیکن چونکہ یہ معاملہ مذہبی نوعیت کا ہوتا ہے اور ہمارے لوگ مذہب سے عشق کی حد تک عقیدت رکھتے ہیں، اس لیے وہ سب خاموش رہتے ہیں اور دل ہی دل میں کڑھتے بھی رہتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ بعض مسلم ممالک نے اذان کے علاوہ لاؤڈ سپیکر پر مکمل پابندی لگا دی ہے۔[8] اگر لاؤڈ سپیکر پر تلاوت ہو رہی ہو اور لوگ اس کو نہ سنیں تو یہ قرآن پاک کی بے حرمتی کے مترادف ہے۔اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں ارشاد فرمایا:

وَاِذَا قُرِئَ الْقُرْاٰنُ فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ وَاَنْصِتُوْا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ[9]

ترجمہ: اور جب قرآن پڑھا جائے تو (پوری توجہ سے) سنو اس کو، اور چپ رہو تاکہ تم پر رحم کیا جائے۔

اس آیت نے بتا دیا کہ جب قرآن کریم کی تلاوت ہو رہی ہو تو اسے سننے کا اہتمام کرنا چاہئے۔البتہ تلاوت کرنے والے کے لیے بھی ضروری ہے کہ وہ ایسے مقامات پر بلند آواز سے تلاوت نہ کرے جہاں لوگ اپنے کاموں میں مشغول ہوں۔ایسی صورت میں اگر لوگ تلاوت کی طرف دھیان نہیں دیں گے تو اس کا گناہ تلاوت کرنے والے کو ہو گا اور یہ قرآن کی بے حرمتی کے مترادف ہے۔

پاکستانی مساجد میں لاؤڈ سپیکر کے استعمال کا دورانیہ

ٹیبل: ۱ (یومیہ استعمال کا دورانیہ)

نمبر شمار	لاؤڈ سپیکر کے استعمال کا مقصد	دورانیہ (کم سے کم)	دورانیہ (زیادہ سے زیادہ)	روزانہ کی تکرار اوسطاً	کل دورانیہ (روزانہ کم سے کم)
۱	اذان	تین منٹ	پانچ منٹ	پانچ مرتبہ	3*5=15
۲	درود وسلام	ایک منٹ	دو منٹ	پانچ مرتبہ	1*5=05
۳	اعلانات	دو منٹ	پانچ منٹ	ایک مرتبہ	2*1=02
۴	ریکارڈنگ اور لائیو	پانچ منٹ	دس منٹ	ایک مرتبہ	5*1=15
۵	اجتماعات	------	------	------	------

ٹیبل: ۲ (ہفتہ وار استعمال کا دورانیہ)

نمبر شمار	لاؤڈ سپیکر کے استعمال کا مقصد	دورانیہ (کم سے کم)	دورانیہ (زیادہ سے زیادہ)	ہفتہ وار تکرار اوسطاً	کل دورانیہ (کم سے کم)
۱	اذان	تین منٹ	پانچ منٹ	35 مرتبہ	3*35=105 mints
۲	درود وسلام	ایک منٹ	دو منٹ	35 مرتبہ	1*35=35 mints
۳	اعلانات	دو منٹ	پانچ منٹ	7 مرتبہ	2*7=14 mints

۴	ریکارڈنگ اور لائیو	پانچ منٹ	دس منٹ	7 مرتبہ	5*7=35 mints
۵	اجتماعات	ساٹھ منٹ	پانچ گھنٹے	1مرتبہ	60*1= 60 mints

گراف:1

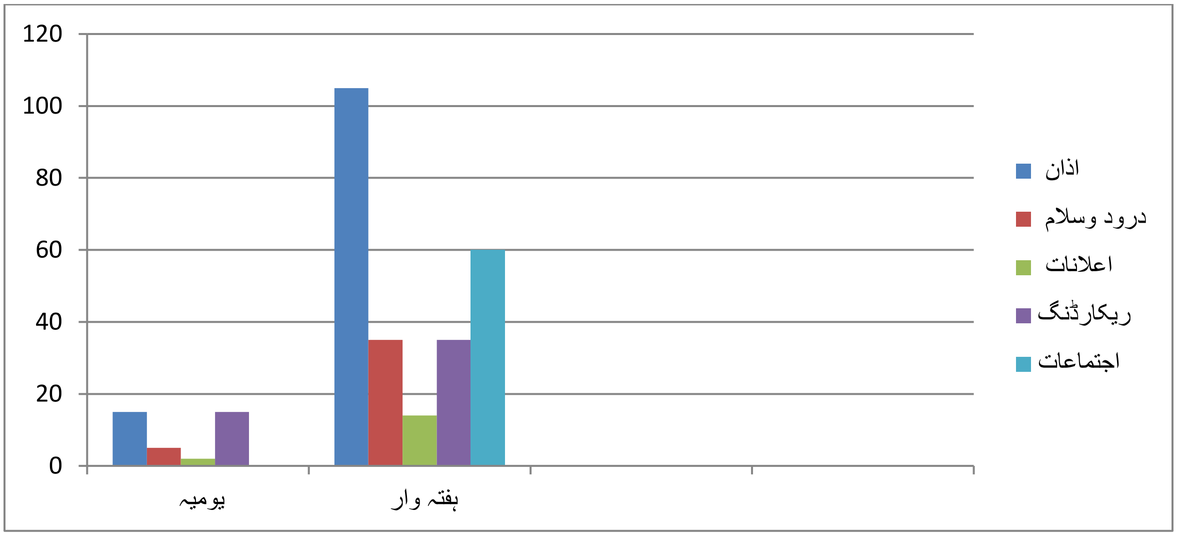

گراف:2

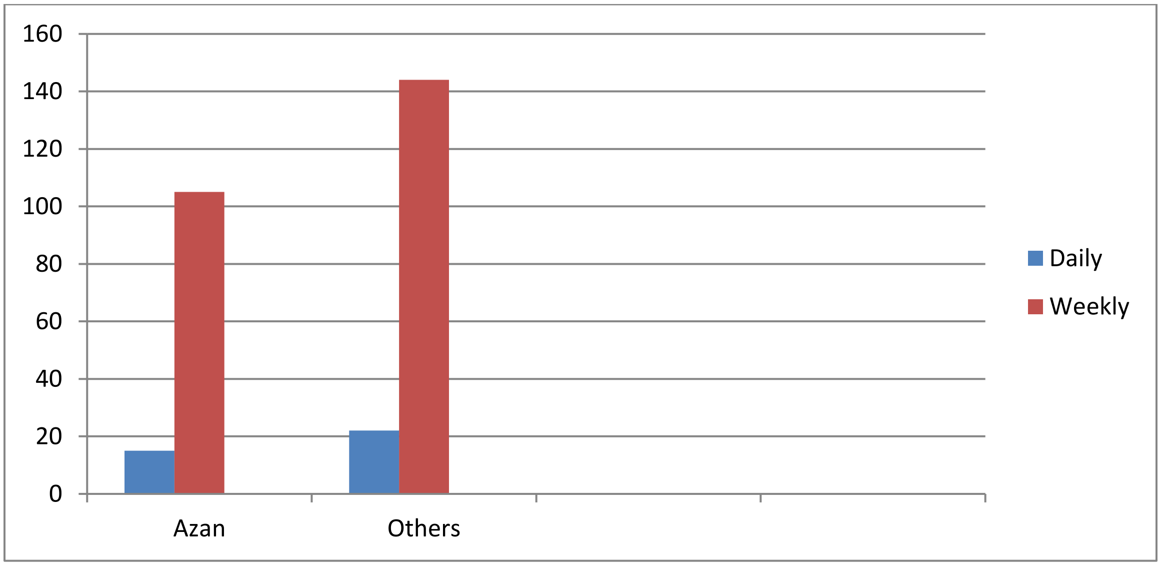

تجزیہ:

ٹیبل 1 سے واضح ہوتا ہے کہ پاکستانی معاشرے میں ایک دن میں پندرہ منٹ لاؤڈ سپیکر پر اذان ہوتی ہے۔ پانچ منٹ درود و سلام، دو منٹ اعلانات اور پندرہ منٹ ریکارڈنگ اور لائیو پر صرف ہوتے ہیں۔اذان دین کا بنیادی شعار ہے اور نماز کے لیے بلاوہ بھی لیکن اگر ہم تھوڑا سا جائزہ لیں تو معلوم ہوتا ہے کہ اذان پر صرف دن میں پندرہ

منٹ لگتے ہیں جبکہ باقی امور پر اکیس منٹ صرف ہوتے ہیں۔ گویا مساجد میں لاؤڈ سپیکر کا زیادہ استعمال ان امور پر ہوتا ہے جن کی دینی لحاظ سے کوئی اہمیت نہیں۔ بلکہ بعض اوقات ان امور کی وجہ سے لوگ نہ صرف تنگ ہوتے ہیں بلکہ بعض اوقات گناہ کار بھی ہو جاتے ہیں۔ مثلاً مسجد کے لاؤڈ سپیکر سے تلاوت کی جارہی ہو اور لوگ اس کو غور سے نہ سنیں یا آیت سجدہ آئے اور وہ سجدہ نہ کریں تو اس کا ذمہ دار کون ہو گا۔؟ یقیناً اس کی ذمہ داری مسجد انتظامیہ پر ہو گی کہ جنہوں نے مساجد کے لاؤڈ سپیکر کا بے جا استعمال کیا۔

اسی طرح اگر ہم ٹیبل ۲ پر نظر دوڑائیں تو معلوم ہوتا ہے کہ ہفتے میں ۱۰۵ منٹ لاؤڈ سپیکر پر اذان ہوتی ہے۔ ۳۵ منٹ درود و سلام، ۱۴ منٹ اعلانات، ۳۵ منٹ ریکارڈنگ اور لائیو اور ۶۰ منٹ اجتماعات پر صرف ہوتے ہیں۔ یومیہ استعمال کی طرح ہفتہ وار جائزے سے بھی یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ مساجد کے لاؤڈ سپیکر اذان کے مقابلے میں دیگر امور کے لیے زیادہ استعمال ہوتے ہیں۔ یعنی ہفتے میں ۱۰۵ منٹ اگر اذان میں صرف ہوتے ہیں تو ۱۴۴ منٹ دیگر امور پر لگ جاتے ہیں۔ ہماری انتظامیہ اور مساجد کی مقامی کمیونٹی مل کر لاؤڈ سپیکر کے استعمال کو کم سے کم استعمال پر لا سکتی ہے۔ وہ اس طرح کہ درود و سلام، ریکارڈنگ یا لائیو اور اجتماعات کے موقع پر لاؤ سپیکر کا استعمال نہ کیا جائے۔ اگر بہت ہی ضروری ہو تو اندرونی مائیک استعمال کیے جائیں۔ اعلانات کم کیے جائیں۔ انتہائی ضروری اعلانات صرف ایک ہی مرتبہ کیا جائے۔ تکرار کے ساتھ اعلانات صوتی آلودگی کا سبب بنتے ہیں۔ ایک ضلع یا تحصیل کی تمام مساجد میں نماز کا ایک ہی وقت مختص کیا جائے۔ تاکہ اذان کے وقت محلے کی مرکزی مسجد سے اذان دی جائے اور مقامی تمام مساجد میں اندرونی مائیک میں اذان دی جائے۔ اس طرح سے مختلف اوقات میں اذانوں کا مسئلہ بھی حل ہو جائے گا اور ایک ہی وقت میں بے شمار مساجد سے بلند ہوتی ہوئی آوازیں جو آپس میں مل کر عجیب ماحول بنا دیتی ہیں بھی ختم ہو جائیں گی۔ عوام کے لیے یہ بھی آسانی ہو گی کہ وہ مرکزی مسجد کی اذان کا جواب دے کر مطمئن ہو جائیں گے ورنہ ہر مسجد سے ہونی والی اذان کا جواب دینا کسی کے بس کی بات نہیں۔

نتائج وسفارشات وتجاویز:

- پاکستانی مساجد میں لاؤڈ سپیکر کا غیر ضروری استعمال بہت زیادہ ہے۔ جس کے نتیجے میں صوتی آلودگی میں اضافہ ہو رہا ہے۔ اگر لاؤڈ سپیکر کو صرف ضروری امور مثلاً اذان وغیرہ کے لیے استعمال کیا جائے تو کافی حد تک صوتی آلودگی میں کمی لائی جا سکتی ہے۔ ایک بات واضح ہے کہ لاؤڈ سپیکر کا دین سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ یہ محض ایک آلہ ہے جو ایک شخص کی آواز کو لوگوں کی ایک بڑی تعداد تک پہنچانے کا کام دیتا ہے۔ جب یہ آلہ موجود نہیں تھا دین اس وقت بھی موجود تھا اور اب جبکہ اس سے زیادہ موثر آلات کے استعمال میں آنے سے اس کی پہلے والی اہمیت باقی نہیں رہی، دین تب بھی قائم ہے۔ اس لیے لاؤڈا سپیکر کے استعمال کے مسئلہ کو دین کا سوال بنانے کی بجائے اس کی افادیت اور نقصانات کے حوالہ سے دیکھنا ہی دانشمندی کا تقاضا ہے۔
- اقامت الصلوۃ کے عملی نفاذ کے لیے حکومتی سطح پر ضلع، تحصیل اور یونین کونسل کی مقامی کمیٹیاں بنائی جائیں۔ ان کمیٹیوں میں تمام مکتبہ فکر کے علماء اور صلحاء کو یکساں نمائندگی دی جائے۔ یہ کمیٹیاں اپنے اپنے دائرہ اختیار میں اقامت الصلوۃ کے عملی نفاذ کے لیے کوشش کریں۔ تمام مساجد میں ایک ہی وقت میں اذان اور باجماعت نماز کا اہتمام کیا جائے۔ محلے کی مرکزی مسجد میں لاؤڈ سپیکر پر اذان دی جائے اور باقی تمام مقامی مساجد میں اندرونی مائیک میں اذان دی جائے۔ اس طرح سے مختلف اوقات میں اذانوں کا مسئلہ بھی حل ہو جائے گا اور ایک ہی وقت میں بے شمار مساجد سے بلند ہوتی ہوئی آوازیں جو آپس میں مل کر عجیب ماحول بنا دیتی ہیں بھی ختم ہو جائیں گی۔ عوام کے لیے یہ بھی آسانی ہو گی کہ وہ مرکزی مسجد کی اذان کا جواب دے کر مطمئن ہو جائیں گے ورنہ ہر مسجد سے ہونی والی اذان کا جواب دینا کسی کے بس کی بات نہیں۔
- مساجد اور دیگر پروگرامات خواہ وہ مذہبی ہوں یا سیاسی میں لاؤڈ سپیکر کا غیر ضروری استعمال فوری طور پر بند کیا جائے اور ایسے تمام اجتماعات کے اندرونی مائیک استعمال کیے جائیں۔
- تکرار کے ساتھ ہونےِ والے تمام اعلانات پر پابندی لگائی جائے۔ انتہائی ضروری اعلان صرف ایک مرتبہ کیا جائے۔

- عوام میں اس حوالے سے شعور بیدار کرنے کے لیے پرنٹ اور الیکٹرانک میڈیا کا استعمال کیا جائے۔ علماء اور مشائخ سے درخواست کی جائے کہ وہ جمعہ کے خطبے میں اور مذہبی اجتماعات میں اس موضوع کو زیر بحث لائیں۔
- بازاروں، سینماؤں، شادی بیاہ کی تقریبات، ٹیپ ریکارڈنگ کی دکانوں اور دیگر تمام مقامات پر لاؤڈ اسپیکر کے استعمال کو ممنوع قرار دیا جائے تاکہ عام شہری لاؤڈ سپیکر کے ضرورت سے زیادہ استعمال سے پیدا ہونے والے شور و غل سے نجات حاصل کر سکیں۔

خلاصہِ بحث:

صوتی آلودگی عصرِ حاضر کا ایک بڑا چیلنج ہے۔ پاکستان جیسے ترقی پذیر ملک جہاں بہت سے دوسرے مسائل ہیں وہاں صوتی آلودگی جیسے مسائل بھی درپیش ہیں۔ ان مسائل کو اسی وقت حل کیا جا سکتا ہے جب حکومتِ وقت اور عوام مل کر کوشش کریں۔ حکومت کی بنیادی ذمہ داری ہے کہ وہ درپیش مسائل کے حوالے سے قانون سازی کرے اور عوام ان قوانین پر مکمل طور پر عمل درآمد کو یقینی بنائے۔ صوتی آلودگی پر قابو کرنے لیے عوامی سطح پر آگاہی مہم چلانے کی اشد ضرورت ہے۔ مساجد میں لاؤڈ سپیکر کے غیر ضروری استعمال پر مکمل پابندی لگائی جائے۔ مساجد کی انتظامی کمیٹیاں اس حوالے سے عوام میں شعور بیدار کریں۔ تمام مساجد میں ایک ہی وقت میں اذان اور باجماعت نماز کا اہتمام کیا جائے۔ محلے کی مرکزی مسجد میں لاؤڈ سپیکر پر اذان دی جائے اور باقی تمام مقامی مساجد میں اندرونی مائیک میں اذان دی جائے۔ تمام مذہبی اجتماعات، درود وسلام، ریکارڈنگ یا لائیو تلاوت، حمد ونعت وغیرہ کے لیے مساجد کے اندرونی مائیک استعمال کیے جائیں۔ مساجد سے تکرار کے ساتھ ہونے والے تمام اعلانات پر پابندی لگائی جائے۔

حوالہ جات:

---

1 Mark, James E. (2007). *Physical Properties of Polymers Handbook.* Springer. p. 1021-1031.

2 Abū Dāwūd, Sulymān ibn al-Ash'ath al-Sijistānī, *Sunan Abī Dāwūd* (Riyadh : Dār-us-salaam), H.No : 495.

3 عبداللہ امرتسری روپڑی،لاؤڈ سپیکر اور نماز،جامعہ قدس لاہور،١٩٥٠

4 محمد نظام الدین رضوی،لاؤڈ سپیکر کا شرعی حکم،ناشر خوش محمد انصاری،یو پی،بھارت،١٩٨٩ -

5 Abū Dāwūd, Sulymān ibn al-Ash'ath al-Sijistānī, *Sunan Abī Dāwūd* H.No 470

6 https://nacta.gov.pk/nap-2014/

7 دارالافتاء ،جامعہ العلوم الاسلامیہ،علامہ محمد یوسف بنوری ،کراچی،فتوی نمبر143101200607
https://www.banuri.edu.pk/readquestion/loud-speaker-ki-istimal-ki-hudood/01-01-2010

8 https://www.urdunews.com/node/5678718

9 Al-Quran.7:204.